© rasailojaraid.com

نظام ٹریفک: دوسری قسط:

پولیس اور نظام احتساب کے متعلق قانونی اور شرعی تحقیق

ساجد الرحمن صدیقی کاندھلوی

ولایت مظالم کے اختیارات:

الماوردی اور ابویعلی نے والی مظالم کے اختیارات کے ضمن میں دس امور بیان کیئے ہیں۔(الاحکام السلطانیہ،للماوردی ص۸۰،۸۳۔ الاحکام السلطانیہ،لابی یعلی ص۷۶،۷۸)۔

(۱)والی مظالم ان تمام معاملات کا جائزہ لے سکتا ہے جن میں کسی والی یا حاکم نے رعایا کے کسی فرد پر کوئی تعدی یا زیادتی کی ہو یا سرکاری معاملات میں ناروا سختی کی ہو۔

ان مظالم،ناانصافیوں اور زیادتیوں کی تلافی کیلئے ضروری نہیں ہے کہ جس پر زیادتی ہووہی اس امر کا مرافعہ کرے بلکہ والی مظالم خود ان امور پر نظر رکھے گا اور جہاں کہیں بھی وہ اس قسم کی ناانصافی پائے وہ اس کی تلافی کرے اور اس کا سدباب کرے۔

اس میں فقہی نکتہ یہ ہے کہ درحقیقت خلیفہ(یا سربراہ حکومت)مملکت کے تمام معاملات اور عوام کے تمام مسائل کے بارے میں ذمہ دار اور جوابدہ ہے۔اس مسئولیت کا تقاضایہ ہے کہ وہ خود مملکت کے تمام افراد کے معاملات کی نگرانی کرے اور عمال حکومت جوفرائض انجام دے رہے ہیں پر پوری نظر رکھے اور بڑی جزرسی اور تحقیق کے ساتھ ان کا حساب لے تا کہ اگر کہیں ظلم واقع ہو رہا ہوتو اس کا تدارک کیا جائے۔(نظام الحکم فی الاسلام ص۶۶۱،۶۶۲۔السلطانیت الثلاث ص۴۵۲،۴۵۴)۔(کتاب ادب القاضی:ص۷۰۵،۷۱)۔

(۲)محصول اور مالی واجبات کی وصول یابی میں ناانصافیوں کا ازالہ۔۔۔۔اس سلسلے میں والی مظالم شریعت کے اصول انصاف کے پیش نظر ایسے عمال پر گرفت کرے جنہوں نے مقررہ واجبات سے زائد کچھ وصول کیا ہو یا اس میں کوئی ناانصافی کی ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ مالی تدارک ہونا چاہئے۔اسلئے کہ جہاں تک شرعی مالی واجبات مثلاً زکوۃ وعشر وغیرہ کا تعلق ہے تو شریعت نے اس کی مقداریں متعین کردی ہیں صاف ظاہر ہے کہ ان میں ردوبدل کا کسی کو اختیار نہیں ہے شرعی واجبات کے علاوہ حکومت جو ٹیکس عائد کرتی ہے وہ بھی منصفانہ ہونے پائیں۔اور ایسے ہونے چائیں کہ دہندگان انہیں بآسانی اور بہ سہولت ادا کرسکیں۔

ٹیکسوں کی مقدار اور انواع میں ناروا اضافہ بجائے خود ایک ظلم ہے۔رجسٹروں میں داخل یا خارج کرنے والے منشی عام مسلمانوں کی جائیدادوں کے امین ہوتے ہیں ان کی کاروائیوں کی نگرانی رکھے،اگر داخل خارج کرنے میں حق کے برخلاف کوئی کمی بیشی ہوتو اس کو درست کردے۔اور ایسا کرنے والوں کو سزادے۔کہتے ہیں کہ منصور کو اطلاع ملی کے چند منشیوں نے رجسٹروں میں تغیروتبدل کیا ہے۔اس نے انہیں حاضر کرنے حکم دیا اور سزادلوائی۔ایک نوجوان نے پٹتے ہوئے یہ شعر پڑھے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اطال الله عمرک فی صلاح و عزا یا امیر المو منینا
بعفوک نستجیر فان تجرنا فانک عصمة للعالمینا
ونحن الکاتبون وقد اسانا نھبنا للکرام الکا تبینا

(اے امیرالمومنین اللہ تعالیٰ آپ کی عمر صلاح وعزت کے ساتھ دراز فرمائے ہم آپ کی معافی کی پناہ چاہتے ہیں اگر آپ نے پناہ دے دی تو یہ آپ کی شایان شان ہے کہ آپ دنیا کیلئے پناہ ہیں۔ ہم کاتب اور قصوروار ہیں۔ لہٰذا ہمیں کراما کاتبین کے حوالے کردیجئے۔

یہ سن کر منصور نے ان کو چھوڑ دیا اور وہ نوجوان چونکہ بے قصور، امانت دار اور شریف بھی تھا، اس پر بہت کچھ کرم واحسان کیا۔ مذکورہ بالا تین قسموں میں مستغیث کا حاضر ہونا ضروری نہیں، خود حاکم کو نگرانی اور اصلاح کرنی چاہیئے۔

(۴) تنخواہیں تقسیم کرنے والوں کی تعدی مثلاً کم دینا یا دیر سے دینا۔ والی مظالم کو چاہیئے کہ تنخواہوں کے رجسٹر کا معائنہ کر کے اس کے مطابق تنخواہیں جاری کردے۔ جس قدر تنخواہیں کم دی گئی ہوں یا بالکل نہ دی گئی ہوں۔ اگر حکام بالا نے دبالی ہوں تو ان سے لے کر ورنہ بیت المال سے مستحقین کو دلائے۔ ایک فوجی افسر نے مامون کی خدمت میں لکھا کہ فوجی سپاہی آپس میں لڑتے اور ادھر ادھر لوٹ مار کرتے پھرتے ہیں مامون نے جواب لکھا اگر تم انصاف کرتے اور تنخواہیں پوری پوری تقسیم کرتے تو نہ آپس میں لڑتے اور نہ لوٹ مار کرتے۔ اس نے افسر کو معزول کردیا اور سپاہیوں کی تنخواہیں باقاعدہ جاری کرادیں۔

(۵) غصب شدہ اموال کو واپس کرانا۔

غصب کی دو صورتیں ہیں:

الف: صاحبان اقتدار کا غصب، کہ حاکم اور صاحب اقتدار کسی شخص پر ظلم وزیادتی کر کے یا انتقام لیتے ہوئے اس کی کوئی ملکیت غصب کرنے اس صورت میں والی مظالم کا فرض ہے کہ وہ مغصوبہ چیز کو واپس کرائے، خواہ جس پر یہ زیادتی ہوئی ہو وہ شکایت کرے یا نہ کرے۔

ب: انفرادی طور پر کسی شخص کا کسی کی کوئی شئے غصب کر لینا، اور معاشرے کے صاحب اثر ونفرز افراد کا لوگوں کی ملکیتیں دبا لینا اس صورت میں والی مظالم اس غصب کو اس صورت میں واپس دلا سکتا ہے جب حسب ذیل چار طریقوں میں سے کسی طریقہ پر غصب ثابت ہو جائے۔

(۱) غاصب خود اعتراف کرلے۔

(۲) والی مظالم کو اس غصب کا علم ہو جائے۔

(۳) ثبوت اور گواہ فراہم ہو جائیں۔

(۴) یا یہ خبر کہ فلاں غاصب نے فلاں شخص کی کوئی ملکیت غصب کرلی ہے، عام اور مشہور ہو جائے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(٦)وقف املاک کی نگرانی اوران کے دائرے میں سرزد ہونے والی ناانصافیوں کی تلافی۔

وقف کی دوصورتیں ہیں:

الف: وقف عام،، وقف عام میں اگرکوئی ناانصافی اورزیادتی ہوئی ہوتو والی مظالم اس کا تدارک کرے۔اوراس کے لئے ضرورت نہیں ہے کہ کوئی مظلوم اس کی فریاد کرے زخود والی مظالم اس ناانصافی کا سدباب کرے۔اوراگرواقف کی شرائط وقف میں ردوبدل ہو گیا ہے تو ازسرنواس وقف کو واقف کی شرائط کے مطابق بنادے۔

ب: وقف خاص،، وقف خاص کی صورت میں والی مظالم اس وقت کسی ناانصافی کی تلافی کرے جب کوئی مظلوم اس کی فریاد کرے اورظلم کے ثبوت کیلئے گواہ پیش کرے۔

(٧)جن معاملات میں قاضی فیصلہ نہ کرسکتا ہو یااس کا فیصلہ نافذ نہ ہوسکتا ہوخواہ اس کی وجہ متعلقہ عدالت (قاضی) کی کمزوری ہو یااس کی وجہ مدعی علیہ کا ایسا صاحب اقتدار وقوت ہونا ہو کہ اس کے خلاف فیصلہ کرنا دشوار ہوجائے یا فیصلہ ہوجانے کی صورت میں اس کا نفاذ دشوار ہوجائے۔ایسی صورت میں بھی والی مظالم اس ناانصافی کی تلافی کرے گا۔

(٨)محکمۂ احتساب اگراپنے متعلقہ فرائض (مثلا نامشروع افعال کی کھلم کھلا خلاف ورزی کو روکنا، راستوں میں ظلم وتعدی نہ ہونے دینا، کسی کا حق ضائع نہ ہونے دینا، کی انجام دہی سے عاجز ہوتو اس کی اعانت کرے، لوگوں سے تمام حقوق اللہ کے متعلق مواخذہ کرے اوران کے مطابق عمل کرنے پر مجبور کرے۔مذکورہ دونوں صورتوں میں یہ ضروری ہے کہ والی مظالم قاضی اورمحتسب سے زیادہ مقتدر اور بااختیار ہوتا کہ وہ اپنے فیصلے کو نافذ کراسکے۔

(٩)جمعہ، عیدین، حج اور جہاد وغیرہ عبادات ظاہرہ اوران کی شرائط میں کوتاہی نہ کرنے دے اس لیئے کہ فرائض اور حقوق خداوندی کی ادائیگی اوربجاآوری سب سے مقدم ہے۔

(١٠)فریقین مقدمہ اوران کے فیصلے کے متعلق زیادہ غوراورتوجہ سے کام لے۔مقتضائے حق کے خلاف نہ کرے۔کیونکہ وہ قاضی اورحکام کے فیصلوں کے موافق فیصلہ کرنے کا مجاز ہے۔بعض اوقات حاکم فوجداری مقدمہ واضح نہ ہونے کی وجہ سے جائز حدود سے تجاوز کرجاتا ہے۔ایسا کرنا ہرگز درست نہیں ہے۔

مظالم اورقضاء میں فرق:

الماوردی اورابویعلی نے مظالم اورقضاء میں دس فرق بیان کیئے ہیں۔

(١)ناظر مظالم کو طاقت وراوردبدبہ والا ہونا چاہیئے تاکہ وہ فریقین کو نزاع ختم کرنے پر مجبور کرسکے اور ظالموں کو ظلم سے اوردوسروں کا مال غصب کرلینے اوردبالینے سے بازرکھ سکے۔یہ قوت واختیار قاضی کو حاصل نہیں ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۲) ناظر مظالم لازمی امور کے ساتھ ساتھ جائز امور کو بھی زیر غور لاسکتا ہے۔ (جبکہ قاضی انہی امور پر فیصلہ دے سکتا ہے، جواز روئے قانون لازم ہوں) اس لئے ناظر مظالم کا دائرہ اختیار اس اعتبار سے بڑھا ہوا ہے۔

(۳) ناظر مظالم فریقین کو تہدید کرسکتا ہے اور ڈرا دھمکا کر اصل صورت حال معلوم کرسکتا ہے۔ جبکہ قضاء قانونی ضوابط کی پابند رہتی ہے۔

(۴) جس شخص کا ظلم و تعدی کرنا معلوم ہو اس کی تادیب و اصلاح کرسکتا ہے۔

(۵) مقدمہ کی بابت زیادہ تحقیق و تنقیع کی ضرورت ہو اور امید ہو کہ غور و فکر سے حالات و اسباب اصلیت کے ساتھ آشکار ہو جائیں گے تو ناظر مظالم تصفیہ میں تاخیر کرسکتا ہے اور دوسرے حکام اگر کوئی فریق مقدمہ بعجلت فیصلہ کا طلب گار ہو تو تاخیر کرنے کے مجاز نہیں۔

(۶) ناظر مظالم مناسب سمجھے تو فریقین کو مصالحت پر مجبور کرسکتا ہے تاکہ آپس میں رضامندی کے ساتھ سمجھوتہ نہ کرلیں۔ لیکن قاضی دونوں کی رضامندی کے بغیر ایسا نہیں کرسکتا۔

(۷) اگر فریقین انصاف و اعتراف حقوق پر آمادہ نہ ہوں تو ناظر مظالم پولیس کی حراست میں دے کر اگر مقدمہ کی نوعیت ضمانت کے قابل ہو تو ضمانت پر رہا کرسکتا ہے، تاکہ رد حقوق اور ایک دوسرے کی تکذیب سے باز آکر انصاف کو قبول کریں۔

(۸) جو لوگ مجہول الحال اور عدالت قضاء کے نزدیک ناقابل شہادت ہوں ناظر مظالم ان کی شہادت سن سکتا ہے۔

(۹) شاہدوں کے بیان مشکوک و مشتبہ معلوم ہوں تو ان سے حلف لے سکتا ہے۔ نیز ازالہ شک کے لئے شاہدوں کی تعداد بھی بڑھا سکتا ہے مگر دوسرے حکام ایسا نہیں کرسکتے۔

(۱۰) فریقین کی نزاع کی کیفیت معلوم کرنے کے لئے ابتداء شاہدوں کے بیانات سن سکتا ہے اور برخلاف اس کے قاضیوں کی طریقہ یہ ہے کہ مدعی سے گواہ طلب کرتے ہیں اور مدعی کے کہنے پر ان کے بیانات لیتے ہیں۔

مظالم کی عدالت اور طریقہ کار:

اسلام کے نظام عدل و انصاف میں صرف قضاء کا شعبہ نہیں ہے بلکہ درحقیقت اسلام کا نظام عدل و انصاف تین شعبوں پر مشتمل ہے۔

حسبہ، مظالم، قضاء، ولایت مظالم (یا شعبہ رفع مظالم) خاص طور پر ان ناانصافیوں اور زیادتیوں کی تلافی کے لئے ہے جو بااثر اور باحیثیت شخصیات کی طرف سے عام لوگوں پر واقع ہوئے ہوں، اور جن میں قضاء فیصلہ نہ دے سکے یا اپنے فیصلہ کو نافذ نہ کراسکے۔

اسی لئے مناسب سمجھا گیا ہے کہ یہ شعبہ یا تو بذات خود سربراہ مملکت (خلیفہ) یا اس کے وزیر اور نائب کے پاس ہوتا کہ اس کے اقتدار سے بالاتر کسی کا اقتدار نہ ہو اور وہ فوری طور پر فیصلہ عدل کو نافذ کردے۔ مظلومین کی دادرسی کرے اور ستم رسیدگان کو جور و ستم سے رہائی دلائے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امام غزالیؒ کی رائے:

امام غزالیؒ تاریخ اسلام کی ایسی عظیم شخصیت ہیں جن کی وسیع النظری کی نظیر تلاش کرنا بھی دشوار ہے۔ چند ہی ہستیاں ہوں گی جن کو بلاتردان کی صف میں کھڑا کیا جاسکتا ہو، ان کی تصنیف احیاء علم الدین یوں تو علم الاخلاق اور تصوف کے زمرے میں شمار ہوتی ہے مگر اسلامی علوم کے بے شمار پہلو ہیں جن کے بارے میں یہاں بڑے پتہ کی بات مل جاتی ہے انہوں نے جہاں جو بات کہہ دی اپنے موضوع پر وہی سنگ میل قرار پائی، انہوں نے اپنے مخصوص اسلوب بیان میں ''احتساب'' پر بھی کلام کیا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام پر اختصار کے ساتھ ان کی تحقیق کو بیان کر دیا جائے۔

امام غزالی فرماتے ہیں کہ:

''امر بالمعروف اور نہی عن المنکر'' ایک ایسا جامع اور ہمہ گیر فریضہ ہے جس پر پورے دین کی اساس قائم ہے اس کام کو نظر انداز کر دینا اور ترک دینا نبوت کو معطل کر دینا اور ''دین کا نظام ضائع کر دینا اور دیانت کو ختم کر دینا ہے۔ یہ ایسی صورت حال ہے جس میں جہالت وفساد کا پھیل جانا اور انسانی معاشرے کا تباہ ہو جانا یقینی ہے۔ (الغزالی، احیاء علم الدین ۲۰_۳۰۶_طبع بیروت)۔

حسب (احتساب) ایسا جامع عنوان ہے جس میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے تمام پہلو سما جاتے ہیں۔ (ایضاً ص ۳۱۲)۔

اور وہ تمام برائیاں جو موجود اور ظاہر ہوں اور محتسب کو بغیر تجسس اور اجتہاد کے معلوم ہو جائیں کہ یہ منکر ہیں، حسبہ میں داخل ہیں۔

وہ امور جن پر احتساب جاری ہوتا ہے:

اس سے معلوم ہوا کہ جن امور میں احتساب ہونا چاہیئے ان کی چار شرائط ہیں۔

۱۔ پہلی شرط یہ ہے:

کہ جس امر پر احتساب ہو وہ ''منکر'' ہونا چاہیے اور منکر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ''ایسی صورت حال جس میں واقع ہونا از روئے شریعت ناپسندیدہ اور ممنوع ہو'' اس مقام پر ''معصیت'' کے بجائے منکر کا لفظ اس لیے استعمال ہوا ہے کہ ''منکر'' کا لفظ سے زیادہ عام اور زیادہ وسیع ہے۔ مثلاً بچہ اگر شراب پی رہا ہو تو یہ معصیت نہیں ہے مگر ''منکر ضرور ہے اسی طرح اگر مجنون کسی برائی کا ارتکاب کرے تو یہ ''معیت'' نہیں ہے منکر ہے۔ (اس لیے کہ بچہ اور مجنون مکلف نہیں ہیں اور معصیت کا صدور مکلف شخص سے ہوا کرتا ہے)۔

۲۔ دوسری شرط یہ ہے:

کہ جس وقت ''منکر'' کا احتساب کیا جا رہا ہو اس وقت وہ موجود ہو یعنی اس منکر پر احتساب نہیں ہوگا، جو ماضی مین ہو چکا ہو یا جس کا مستقبل میں کئے جانے کا ارادہ ہو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳۔تیسری شرط یہ ہے:

کہ ’’منکر‘‘ ظاہر ہو اور محتسب کو اس لیے تجسس نہ کرنا پڑے، جو شخص اپنے گھر میں چھپا کر کوئی گناہ کر رہا ہو تو اس تجسس کرنا جائز نہیں ہے۔

روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کسی کے گھر کی دیوار پر سے اتر کر اندر گئے اور کسی برائی میں مصروف دیکھ کر سرزنش کی۔ اس شخص نے کہا کہ اے امیر المومنین! میں نے اللہ کی نافرمانی ایک پہلو سے کی ہے اور آپ نے تین پہلوؤں سے کی ہے۔ اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے کہ تجسس کیا۔ اللہ سبحانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ گھروں میں دروازوں سے داخل ہو، اور آپ دیوار پر سے آگئے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب کسی کے گھروں میں جاؤ تو سلام کرو، اور آپ نے سلام نہیں کیا ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے اس سے درگزر کیا اور اسے توبہ کی تاکید کی، حضرت عمر نے اس واقعہ کی بناء پر صحابہ کرام سے مشورہ کیا کہ اگر امام خود کسی کو حد کے گناہ ارتکاب کرتے ہوئے دیکھے تو وہ حد جاری کر سکتا ہے اس پر حضرت علی نے فرمایا کہ حد کا معاملہ دو عادل گواہوں کی گواہی پر موقف کیا گیا ہے۔ اس لیے تنہا امام کا سزا دینا درست نہ ہوگا۔

کسی منکر کے ظاہر ہونے یا پوشیدہ ہونے کی حدود داس اس طرح واضع کی جاسکتی ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے گھر کے دروازے بند کر کے اندر جا بیٹھے تو کسی معصیت کا پتہ لگانے کے لیے اس کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں داخل ہونا درست نہیں ہے البتہ اگر گھر سے باہر ہو جائے گی، اور اس کا احتساب کیا جائے گا، مثلاً گانے بجانے کی آوازیں باہر سنی جائیں، یا شراب کے نشہ میں لوگ جس طرح کام شور کرتے ہیں۔

اس طرح کا شعور باہر سنا جائے، یا کسی شخص کے منہ سے شراب کی بو محسوس کی جائے تو ان صورتوں میں احتساب کیا جائے گا، اس لیے کہ بو کا آنا ظن غالب ہے اور علم کے درجہ میں ہے۔ اور اس لئے یہ معصیت پوشیدہ نہیں رہی بلکہ ظاہر ہوگئی، اور ظاہر برائی کے مٹانے کا حکم دیا گیا ہے اور اس ظاہر ہو جانے کو آنکھوں سے دیکھنے کی صورت میں منحصر نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ اس میں جملہ حواس خمسہ کی دلالتیں شامل ہیں کیونکہ ان سب سے علم ہوتا ہے۔

۴۔چوتھی شرط یہ ہے:

کہ اس امر کا منکر ہونا معلوم اور متعارف ہو اور یہ جاننے کے لیے کہ یہ منکر ہے یا نہیں ہے، اجتہاد کی ضرورت نہ ہو، اگر اجتہاد کی ضرورت ہو تو ایسے کسی امر میں احتساب نہیں ہے۔

محتسب کے فرائض کا خلاصہ:

الماوردیؒ، ابو لعلیؒ، ابن تمیمیہؒ، الغزالیؒ اور ابن بسام نے محتسب کے فرائض کی جو تفصیلات بیان کی ہیں، اور جن کا کافی بیان پہلے آچکا ہے، مناسب معلوم ہوتا ہے، کہ ان کو یہاں اختصار کے ساتھ ذکر کر دیا جائے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محتسب کے اہم فرائض یہ ہیں۔

(۱) عبادات کی نگرانی:

محتسب اس بات پر نظر رکھے گا کہ عبادات وفرائض بخوبی انجام دیئے جارہے ہیں اور اللہ کے حقوق کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہیں کی جارہی ہے، بلکہ ادائے نماز اور ادائے زکوٰۃ نماز باجماعت، مساجد کی صفائی، نظامت اور انتظام وغیرہ تمام امور عمدگی سے پورے کیئے جارہے ہیں، محتسب صرف فرائض ہی کی دیکھ بھال نہیں کرے گا بلکہ وہ مستحبات اور مندوبات پر بھی نظر رکھے گا، مثلاً نماز کی بروقت ادائیگی وغیرہ۔

(۲) آداب عامہ کی نگرانی:

جو امور آداب کے برخلاف ہوں محتسب لوگوں کو ان سے باز رکھے گا، مثلاً خواتین کے لیے مخصوص بازاروں میں مردوں کے داخلہ کو روکے گا، ایسے ہی حمام وغیرہ میں کسی بے حیائی کی بات کے ارتکاب سے باز رکھے گا، چنانچہ اگر کوئی شخص ایسی کسی بات کا مرتکب پایا جائے تو محتسب اسے تعزیری سزا دے گا۔ (نظام الحکم فی الاسلام ص ۷۰۰ بحوالہ نہایۃ الرتبہ)۔

(۲) صحت عامہ کی نگرانی:

الف: محتسب کا کام ہے کہ اطبا سے عہد لے کہ وہ کسی کو نقصان دہ دوا نہیں دیں گے۔ کسی کو زہر فراہم نہیں کریں گے، عام لوگوں کو دوا کے نسخے نہیں بتائیں گے اور مردوں کو قطع نسل اور عورتوں کو اسقاط کی دوائیں نہیں دیں گے۔

جو شخص طب کا علم نہ رکھتا ہو وہ طباعت نہ کرے۔ اگر ایسا شخص طب کا کام کرے تو محتسب اسے سزا دے اور وقتاً فوقتاً ماہر طبیبوں کے ذریعہ طب میں مشغول افراد کا امتحان کرائے۔ ماہرین چشم اور جراحوں پر محتسب نظر رکھے کہ کوئی ناتجربہ کار اور نااہل اس کام میں مشغول نہ ہونے پائے۔ (ایضاص ۷۰۲)۔ **ب:** محتسب اس امر کی نگرانی کرے کہ حمام صاف ستھرے ہوں اس میں نظافت اور صفائی کا پورا انتظام ہو اور خوشبو بھی جلائی گئی ہو اسی طرح شہر کی صفائی اور نظافت کی نگرانی کرے۔ کسی جگہ گندہ پانی یا غسل کا پانی ٹھہرنے نہ پائے۔

(۳) خوردنی اشیاء کی نظافت:

تمام خوردنی اشیاء کی صفائی اور نظافت پر نظر رکھنا محتسب کا اہم فریضہ ہے۔ ان میں کسی طرح کی ملاوٹ اور فریب نہ ہونے پائے، خوردنی اشیاء کی فروخت کرنے والے ان اشیاء کو گرد وغبار اور مکھیوں سے بچائیں اور ہر شے ڈھکی ہوئی ہو، سالن وغیرہ کا مطلوبہ معیار پورا ہو۔ اور صحیح طور پر کھانے پکائے گئے ہوں۔ (ایضاً ۷۰۴)۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۴) بازاروں کی نگرانی:

ہر طرح کے ناپ تول کے پیمانوں کی نگرانی اور اس امر کا سدباب کہ کسی طرح کا فریب اور دھوکہ نہ ہو سکے۔ محتسب کا فریضہ ہے۔

الف:۔ محتسب بازار میں ہر پیشہ سے متعلق:

اس کا جاننے والا اپنا نائب مقرر کر دے جو اسے ان لوگوں کے دھوکہ فریب اور چالوں سے آگاہ کرے تا کہ ان کا سدباب کیا جا سکے ،اور بازاروں کی صفائی اور نظافت کا بندوبست کرائے۔(ایضاً ۷۰۔۷۷)۔

ب:۔ عام راستے اور مکانات:

اس امر کی نگرانی کرنا بھی محتسب کے فرائض میں داخل ہے کہ لوگ اپنے گھروں کے چھجے مقررہ حدود سے باہر نہ نکالیں ،ان کے گھروں کے پرنالے سڑک پر نہ گریں اور ان کے گھروں کی باہر آنے والی نالیاں صاف اور ڈھکی ہوئی ہوں۔ (ایضاً ۷۷)۔

ج:۔ اوزان اور پیمانے:

تمام اوزان اور پیمانوں کی جانچ پڑتال بھی محتسب کا کام ہے کہ کہیں کوئی فریب دہی وقوع نہ ہو کوئی تاجر اوزان اور پیمانوں میں کسی طرح کی فریب کاری نہ کرنے پائے۔ (جاری ہے......)۔

نرخنامہ برائے اشتہارات

بین الاقوامی معیار کا تحقیقی سہ ماہی مجلہ

''المباحث الاسلامیہ (اردو)''

Ret List for Advertisement

Quarterly International Magazine ALMABAHIS-AL-ISLAMIA

(1) آخر صفحہ رنگین........4000روپے (2) اندرون آخر صفحہ رنگین.......3000روپے

(3) اندرون صفحہ اول رنگین.........3,000روپے (4) مکمل صفحہ سادہ.........1500روپے

(5) آدھا صفحہ سادہ.........1000روپے (6) ایک تہائی صفحہ سادہ.......500روپے

یہ پاکستان اور دنیا بھر کے لائبریریوں کا واحد منتخب اسلامی تحقیقی مجلہ ہے۔

اپنے کاروبار کی تشہیر کے لئے سہ ماہی مجلہ ''المباحث الاسلامیہ (اردو)'' میں اشتہار دے کر ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق بنیں۔

برائے رابطہ: دفتر جدید فقہی تحقیقات، جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان بنوں

فون: 0928-331353 فیکس: 0928-331355 ای میل almubahisulislamia@yahoo.com

© rasailojaraid.com